بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ


*Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat*

**دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت**

**Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)**

**Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-94170-20616, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com**


پیشگوئی مصلح موعود یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف الرحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 19۔فروری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

20؍فروری کا دن جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی جو دین کا خادم ہوگا عمر پائے گا اور بیشمار دوسری خصوصیات کا حامل ہوگا۔حضرت مسیح موعودؑ اس پیشگوئی کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف الرحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور دراصل یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجے اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مردے کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و بہ برکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم خداوند کریم سے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

پھر اپنوں اور غیروں نے دیکھا کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کی جو پیشگوئی تھی بڑی شان سے پوری ہوئی۔اس پیشگوئی کے مصداق جیسا کہ وقت نے ثابت کیا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی تھے۔جماعت کے علماء اور افراد جماعت تو یقین رکھتے تھے،لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خود کبھی اس بات کا اظہار یا اعلان نہیں کیا تھا،کہ پیشگوئی میرے بارے میں ہے، یہاں تک کہ آپ کی خلافت پر تقریباً تیس سال گزر گئے۔آخر 1944ء میں آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ میں مصلح موعود ہوں۔

حضور نے فرمایا آج میں حضرت مصلح موعود کے اس بارے میں دو خطبات سے خلاصۃً آپ کے ہی الفاظ میں عموماً کچھ بیان کروں گا۔حضرت مصلح موعود نے اپنے 28؍جنوری 1944ء کے خطبہ میں فرمایا کہ آج میں ایک ایسی بات کہنا چاہتا ہوں جس کا بیان کرنا میری طبیعت کے لحاظ سے مجھ پر گراں گزرتا ہے لیکن چونکہ بعض نبوتیں اور الٰہی تقدیریں اس بات کے بیان کرنے سے وابستہ ہیں اس لئے میں اس بیان کرنے سے باوجود اپنی طبیعت کے انقباض کے رک بھی نہیں سکتا۔پھر آپ نے اپنی ایک لمبی رؤیا کا ذکر فرمایا ہے اور اس کی تعبیر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی۔آپ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے کہا اور بار بار کہا کہ آپ کی ان پیشگوئیوں کے بارے میں کیا رائے ہے مگر میری یہ حالت تھی کہ میں نے کبھی سنجیدگی سے ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی اس خیال سے کہ میرا نفس مجھے کوئی دھوکہ نہ دے اور میں اپنے متعلق کوئی ایسا خیال نہ کرلوں جو واقعہ کے خلاف ہو۔

حضور نے فرمایا پس دیکھیں جو اصل ہے وہ تو اتنی احتیاط کرتا ہے اور دوسرے جن کے دماغ الٹے ہوئے ہیں بغیر نشان کے ہی اس کے اظہار کرتے رہتے ہیں سوائے ان کے کہ ان کو پاگل کہا جائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔بہر حال اس پیشگوئی کے بارے میں اپنی شرم اور جھجک کا ایک جگہ آپ نے اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ حضرت خلیفہ اول نے ایک دفعہ مجھے ایک خط دیا اور فرمایا کہ یہ خط جو تمہاری پیدائش کے متعلق ہے حضرت مسیح موعودؑ نے مجھے لکھا اسے تشحیذ الاذہان

میں چھاپ دو۔ حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خلیفہ اول کے احترام میں وہ شائع بھی کر دیا مگر میں نے اس وقت بھی اسے غور سے نہیں پڑھا۔لوگوں نے اس وقت بھی کئی قسم کی باتیں کیں خط شائع ہونے پر مگر میں خاموش رہا۔ میں یہی کہتا تھا کہ ضروری نہیں کہ جس شخص کے بارے میں یہ پیشگوئیاں ہیں وہ ضرور بتائے بھی کہ میں ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوں۔ بہرحال لوگوں نے مختلف پیشگوئیاں آپ فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں میرے سامنے رکھیں اور اصرار کیا کہ میں ان کا اپنے آپ کو مصداق قرار دوں مگر میں نے ہمیشہ یہی کہا کہ پیشگوئی اپنے مصداق کو آپ ظاہر کرتی ہے۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تو زمانہ خود بخود دیکھ لے گا کہ میں ان کا مصداق ہوں اور اگر میرے متعلق نہیں تو زمانے کی گواہی میرے خلاف ہوگی۔ دونوں صورتوں میں مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے خدا تعالیٰ خود بخود حقیقت ظاہر کر دے گا۔ جیسے الہام میں کہا گیا تھا کہ انہوں نے کہا آنے والا یہی ہے یا ہم دوسروں کی راہ تکیں۔ یہ الہام کے فقرے تھے۔ دنیا نے یہ سوال اتنی دفعہ کیا اتنی دفعہ کیا کہ اس پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا۔اس لمبے عرصے کے متعلق بھی حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں خبر موجود ہے۔ مثلاً حضرت یعقوبؑ کے متعلق حضرت یوسف کے بھائیوں نے کہا کہ تو اسی طرح یوسف کی باتیں کرتا رہے گا (حضرت یعقوب کو کہا تھا) یہاں تک کہ قریب المرگ ہو جائے گا یا ہلاک ہو جائے گا۔ حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں کہ یہی الہام حضرت مسیح موعودؑ کو بھی ہوا۔اسی طرح یہ الہام ہونا کہ یوسف کی خوشبو مجھے آ رہی ہے آپ کو الہام بھی ہوا آپ نے اس کا شعر میں بھی ایک ذکر کیا ہوا ہے یہ بتاتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت یہ چیز ایک لمبے عرصے کے بعد ظاہر ہوگی کیونکہ حضرت یوسف بھی اپنے باپ کو بڑے لمبے عرصے کے بعد ملے تھے یا وہ پیشگوئی پوری ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر موت تک بھی مجھ پر یہ ظاہر نہ کیا جاتا کہ یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تب بھی واقعات خود بخود بتادیتے کہ یہ پیشگوئیاں میرے ہاتھ سے اور میرے زمانے میں پوری ہوئی ہیں اس لئے میں ہی ان کا مصداق ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے تحت اس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے بارے میں ہیں۔

آپ نے بعض پیشگوئیوں کا مختصر ذکر کیا ہے مثلاً 'وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا'۔اسی طرح ہے 'دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'۔ان دونوں باتوں کو آپ نے اس طرح وضاحت فرمائی کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ذہن تین کو چار کرنے والا کی پیشگوئی کے بارے میں اس طرف گیا ہے کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ لیکن فرماتے ہیں کہ میرا ذہن اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی منتقل کیا ہے کہ الہامی طور پر یہ نہیں کہا گیا کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ الہام میں صرف یہ بتایا گیا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ پس میرے نزدیک یہ اس کی پیدائش کی تاریخ بتائی گئی ہے۔ یہ پیشگوئی ابتدا 1886ء میں ہوئی تھی مصلح موعود کی۔ اور آپ نے فرمایا کہ میری پیدائش 1889 میں ہوئی۔ پس تین کو چار کرنے والی پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی کہ اس کی پیدائش چوتھے سال میں ہوگی اور ایسا ہی ہوا اور یہ جو آتا ہے دوشنبہ مبارک دوشنبہ۔ اس کے اور معنی بھی ہو سکتے ہیں مگر میرے نزدیک اس کی ایک واضح تشریح یہ ہے کہ دوشنبہ ہفتے کا تیسرا دن ہوتا ہے دوسری طرف روحانی سلسلوں میں انبیاء اور ان کے خلفاء کا الگ الگ دور ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے غور کر کے دیکھو۔ پہلا دور حضرت مسیح موعودؑ کا تھا دوسرا دور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا تھا اور آپ فرماتے ہیں کہ تیسرا دور میرا ہے۔ ادھر اللہ تعالیٰ کا ایک اور الہام بھی اس تشریح کی تصدیق کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا تھا اور وہ الہام یہ ہے کہ 'فضل عمر'۔ حضرت عمرؓ بھی رسول کریم ﷺ سے تیسرے نمبر پر خلیفہ تھے۔ پس دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ سے مراد یہ ہے کہ اس موعود کے زمانے کی مثال احمدیت کے دور میں ایسی ہی ہوگی جیسے دوشنبہ کی ہوتی ہے۔ یعنی اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدمت دین کے لئے جو آدمی کھڑے کئے جائیں گے ان میں وہ تیسرے نمبر پر ہوگا۔ فضل عمر کے الہامی نام میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ گویا کلام اللہ میں یفسرہ بعضہ بعضا۔ کے مطابق فضل عمر کے لفظ نے دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ کی تفسیر کر دی مگر فرمایا کہ مگر اسلام میں ایک اور خبر بھی ہے اور خدا تعالیٰ مبارک دوشنبہ ایک ایسے ذریعہ سے بھی لانے والا ہے جو فرماتے ہیں کہ میرے اختیار میں نہیں تھا اور کوئی انسان نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں نے اپنے ارادے سے اور جان بوجھ کر اس کا اجراء کیا ہے یعنی تحریک جدید کا اجراء جسے 1934ء میں ایسے حالات میں جاری کیا گیا جو گورنمنٹ کے ایک فعل نے جس میں جماعت کے خلاف بعض سخت اقدامات کرنے کے منصوبے تھے اور احرار کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کا آپ فرماتے ہیں کہ

میرے دل میں القاء فرمایا تھا اور اس تحریک کے پہلے دور کے لئے میں نے دس سال مقرر کئے۔ ہر انسان جب قربانی کرتا ہے تو قربانی کے بعد اس پر ایک عید کا دن آتا ہے چنانچہ دیکھ لو رمضان کے روزوں کے بعد عید کا دن ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ عجیب بات ہے کہ 1945ء کا سال اگر اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تحریک جدید کے حوالے سے جو پہلے دس سال کی تحریک تھی اور گیارھواں سال ہے وہ عید کا سال ہے اور یہ سال پیر کے روز سے شروع ہو رہا ہے اور پیر کا دن دوشنبہ کہلاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں یہ خبر بھی دی تھی کہ ایک زمانے میں اسلام کی نہایت کمزور حالت میں اس کی اشاعت کے لئے ایک اہم تبلیغی ادارے کی بنیاد رکھی جائے گی اور جب اس کا پہلا دور کامیابی سے مکمل ہوگا تو یہ جماعت کے لئے مبارک وقت ہوگا۔

حضور نے فرمایا پھر اس لمبی رؤیا جس کے بعد حضرت مصلح موعود نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا تھا اس کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس رؤیا میں میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا تھا کہ انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ خواب میں بھی مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ عجیب الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ بعد میں بعض لوگوں نے جب یہ رؤیا سنی اس کے بعد کہا کہ مسیحی نفس ہونے کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ کے اشتہار 20 رفروری 1886ء میں ہے۔ اشتہار میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ روح الحق توحید کی روح کو کہتے ہیں اور آپ نے تبلیغ اسلام کی دنیا میں بنیاد ڈال کر دنیا کے دلوں کو شرک سے پاک کیا۔ فرمایا کہ تیسرے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں بھاگ رہا ہوں یہی نہیں کہ میں تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں اور زمین میرے قدموں تلے سمٹتی چلی جاتی ہے۔

پسر موعود کی پیشگوئی میں یہ بات ہے کہ وہ جلد جلد بڑھے گا اس طرح رؤیا میں دیکھا کہ میں بعض غیر ملکوں کی طرف گیا ہوں اور پھر میں نے وہاں اپنے کام کو ختم نہیں کیا وہاں جا کے اپنے کام کو ختم نہیں کر دیا بلکہ میں اور آگے جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ میں نے رؤیا میں کہا کہ اے عبد شکور اب میں آگے جاؤں گا اور جب سفر سے واپس آؤں گا تو دیکھوں گا کہ تو نے توحید کو قائم کر دیا ہے شرک کو مٹا دیا ہے اور اسلام اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو دلوں میں راسخ کر دیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ پر جو اللہ تعالیٰ نے کلام نازل فرمایا اس میں اسی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا یعنی تبلیغ کے کاموں کو آگے بڑھانے والا ہوگا اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی یقیناً حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں بڑی شان سے پوری ہوئی ہے۔ اسی طرح آپ کی اس طویل رؤیا میں تقریباً پیشگوئی مصلح موعود سے ملتی جلتی بہت سی باتیں ہیں جو مختلف پیرائے میں آپ کو دکھائی گئیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے یہ جو پیشگوئی تھی حضرت مسیح موعودؑ کی اس کے حوالے سے بعض واقعات جو ہیں وہ کس طرح اس سے مطابقت رکھتے ہیں آپ کے زمانے سے اور اب جو واقعات ہوئے اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے وہ کس طرح ہیں ان کا مختصراً ذکر کروں گا۔ آپؓ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت اماں جانؓ کے کمرے میں نماز کے انتظار میں ٹہل رہا تھا تو مجھے مسجد سے اونچی اونچی آوازیں آئیں جو یہ کہہ رہے تھے کہ ایک بچے کو آگے کر کے جماعت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ مخالفین کا یہ قول حضرت مسیح موعودؑ کے الہام کی تصدیق کر رہا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ آپ فرماتے ہیں خدا نے مجھے اتنی جلدی بڑھایا کہ دشمن حیران رہ گیا کیونکہ چند ماہ قبل مجھے بچہ کہنے والے چند ماہ کے بعد ہی مجھے ایک شاطر تجربہ کار کہہ کر میری برائی کر رہے تھے۔ بالکل الٹ گئے وہ۔ گویا بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں سے سلسلہ میں رخنہ ڈالنے والوں کو شکست دلوادی۔ فرماتے ہیں کہ وہ دن گیا اور آج کا دن آیا۔ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ جماعت کی جو تعداد اس وقت تھی جب وہ میرے سپرد کی گئی آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے سینکڑوں گنا زیادہ ہے جن ممالک میں حضرت مسیح موعودؑ کا نام پہنچ چکا تھا آج اس سے بیسیوں گنا زیادہ ممالک میں حضرت مسیح موعودؑ کا نام پہنچ چکا ہے۔ پس وہ خدا جس نے کہا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ پیشگوئی ایسے عظیم الشان رنگ میں پوری ہوئی ہے کہ دشمن سے دشمن بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس پیشگوئی کو تو اتنا اہم قرار دیا ہے جیسا کہ میں نے شروع میں بھی اقتباس پیش کیا تھا کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ عظیم الشان نشان ہے۔ اس لڑکے کی پیدائش پیشگوئی کے مطابق نو برس میں ہونی تھی حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ نو برس کے عرصے تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں اور نہ ہی یہ معلوم کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد خواہ مخواہ ہوگی چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔ پھر صرف لڑکا ہی نہیں

پیدا نہیں ہونا تھا بلکہ اسلام کی شان وشوکت کا موجب ہوگا وہ لڑکا یہ بھی پیشگوئی تھی۔ وہ کیا زمانہ تھا جب حضرت مسیح موعودؑ پر دشمن چاروں طرف سے حملے کر رہے تھے محض اس بناء پر کہ آپ نے الہام کا دعویٰ کیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے الہام ہوتا ہے مجددیت کا دعویٰ نہیں تھا ماموریت کا دعویٰ بھی نہیں تھا۔اس وقت ایک لڑکے کی پیشگوئی ان اعلیٰ صفات کے ساتھ آپ نے بیان فرمائی۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب کسی کے نائب کی شہرت کا کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے آقا و مطاع کی شہرت ہوگی۔پس جب خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں یہ کہا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا تو اس کے یہ معنی تھے کہ اس کے ذریعہ سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ بھی دنیا کے کناروں تک ان کا نام بھی دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔اب دیکھو لو پیشگوئی کتنی واضح ہے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں افغانستان صرف ایسا ملک تھا جہاں کسی اہمیت کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچا تھا دوسرے ممالک میں صرف اڑتی ہوئی خبریں تھیں اور جب حضرت مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ فرماتے ہیں کہ سماٹرا، جاوا، سٹریٹ سٹلمنٹ، چین، ماریشس، افریقہ کے دوسرے ممالک، مصر، فلسطین، ایران، دوسرے عرب ممالک اور یورپ کے کئی ممالک میں احمدیت پھیلی۔

پھر اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک یہ خبر بھی دی گئی تھی کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا آپ فرماتے ہیں کہ پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانے میں ایک ایسے شخص کو اپنے کلام سے سرفراز فرمائے جو روح الحق کی برکت اپنے ساتھ رکھتا ہو، جو علوم ظاہری اور باطنی سے پُر ہو۔جو دشمن کے ان تمدنی حملوں کو حضرت مسیح موعودؑ کی تشریح اور رسول کریم ﷺ کی بیان فرمودہ تشریح اور قرآن کریم کی منشاء کے مطابق دور کرے اور اسلام کی حفاظت کا کام سرانجام دے۔سو خدا تعالیٰ نے اپنا کام کر دیا اور میری تحریروں پر اپنی مہر تصدیق کر دی۔آپ نے فرمایا کہ جب تک خدا تعالیٰ نے مجھے نہیں کہا میں چپ رہا اور جب خدا تعالیٰ نے بتا دیا اور نہ صرف بتا دیا بلکہ ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو بھی بتا دوں تو میں بتا رہا ہوں کہ یہ پیشگوئی ہر لحاظ سے مجھ پر پوری ہوتی ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ نہ صرف خدا تعالیٰ نے مجھے ارشاد کیا کہ بتا دوں بلکہ اپنے فضل سے ایسے حالات پیدا فرمائے جو اس پیشگوئی کی صداقت کیلئے بطور دلیل کے ہیں۔جس طرح آسمان پر چاند چمکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اردگرد ستارے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح ان دنوں میں بہت سے لوگوں کو ایسی خوابیں آئی ہیں جن میں اس خواب کا مضمون دہرایا گیا ہے پھر آپ نے بعض مخلصین جماعت کے اور اپنے بعض رؤیا اور الہامات کا اپنی تائید میں ذکر فرمایا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ متعدد مرتبہ مجھ پر اپنے غیب کو ظاہر کر کے اس پیشگوئی کو سچا کر دیا ہے کہ مصلح موعود خدا تعالیٰ کی روح حق سے مشرف ہوگا۔یہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں جو اس نے مجھ پر ظاہر فرمائے۔لوگ کہتے ہیں کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ دوست تو پہلے ہی مجھے ان پیشگوئیوں کا مصداق قرار دیتے رہے اور میں نے ان پیشگوئیوں کا مصداق ہونے کا دعویٰ اب کیا ہے کیا حکمت ہے اس میں۔میں کہتا ہوں اس میں حکمت وہی ہے جو قرآن کریم کہتا ہے کہ ما کان اللہ لیضیع ایمانکم۔کہ اللہ تعالیٰ جب نبی کی بعثت کے بعد موعود کھڑا کرتا ہے تو یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی قائم کردہ جماعت کفر کا شکار ہو جائے اور ان کا ایمان ضائع ہو جائے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے متعلق جو حضرت مسیح موعودؑ کی تیار کردہ جماعت یعنی صحابہ کے وقت میں آنا تھا، یہ تدبیر اختیار کی کہ پہلے اسے جماعت کا خلیفہ بنا کر ان سے عہد اطاعت لے لیا اور ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے سامان پیدا کر دیئے جو اس کے متعلق بتائی گئی تھیں اور جب حقیقت جماعت پر روز روشن کی طرح کھل گئی تو پھر اسے بھی یعنی خلیفۃ المسیح کو بھی یا مصلح موعود ہونیوالے کو بھی اس حقیقت سے بذریعہ آسمانی اخبار سے علم دے دیا تا آسمان اور زمین دونوں کی گواہی جمع ہو جائے اور مؤمنوں کی جماعت کفر و انکار کے داغ سے بھی محفوظ کر دی جائے۔

اللہ تعالیٰ اس زمانے میں بھی سب کے ایمان کو سلامت رکھے ہر احمدی کے ایمان کو سلامت رکھے اور کفر و انکار کے داغ سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔احباب جماعت کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم و معرفت کے کلام سے بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے اردو میں بھی ہے باقی زبانوں میں بھی کچھ لٹریچر ہے اس کو پڑھنا چاہئے اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق دے۔

آخر پر حضور انور نے مکرم صوفی نذیر احمد صاحب ابن مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔